مولانا عزیز زبیدی منڈی واربرٹن

الاستفتاء

شرقپور ضلع شیخوپورہ سے جناب عباسی صاحب دریافت فرماتے ہیں کہ:

۱۔ کفار مکہ کسی بت کی طرف بارش کو منسوب کرتے تھے۔ قبولِ اسلام کے بعد ان کی کایا پلٹ ہو گئی اور کہنے لگے کہ بارش خدا کے حکم سے ہوتی ہے، یہ ذہنی تبدیلی کیسے ہوئی؟

۲۔ حدیث میں ہے کہ نمازی نماز کے دوران یہ تصور کرے کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔ خدا تو دیکھا نہیں ہے پھر اس کے تصور کرنے کے کیا معنی؟

۳۔ ریڈیو سے عموماً الا بلا نشر ہوتی رہتی ہے، کیا اس کے خلاف کبھی آپ نے احتجاج کیا؟ خاص کر ان سے یہ بات کہی کہ اہلحدیث رہنماؤں کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جائے؟

الجواب:

۱۔ عہدِ جاہلیت میں کافروں کے نظریات علمی ہونے کے بجائے وہم پرستانہ تھے جو صرف مرعوبیت یا خوش فہمی اور عجوبہ پسندی کے محور پر گھومتے تھے، جب وہ مسلمان ہو گئے تو وہ خدا پرستی کے ساتھ ساتھ حقیقت پسندی کے خوگر بھی ہو گئے، اب انہیں ہر شے کی نمود اور ظہور کے پس پردہ خدا کا ہاتھ نظر آنے لگا تھا اور اس کی مشیت ہی ہر آن اور ہر جگہ ان کو کار فرما محسوس ہونے لگی تھی۔ کیونکہ توحید میں وہ راسخ ہو گئے تھے۔ اور توحید کا یہ خاصہ ہے کہ جب وہ دل میں گھر کر جاتی ہے تو حق تعالیٰ کے سلسلے میں "ھو الاول و الآخر ھو الظاھر والباطن" جیسی حقیقتِ کبریٰ انہیں مشہود ہونے لگتی ہے۔ اس لئے معمولی سے معمولی بات کا انتساب بھی وہ غیر اللہ کی طرف گوارا